REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ — ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) — ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۷ ظہور ۱۳۴۰ ہش | ۲۷ اگست ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— (محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) —

نخلہ ۲۵ اگست بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکی انجینئروں اور سائنسی ماہروں کی ایک جماعت ستمبر میں پاکستان آئیگی

مغربی پاکستان میں سیم و تھور کی روک تھام کیلئے امریکہ کے اقدامات۔ صدر ایوب کو کینیڈی کا خط

کراچی ۲۶ اگست۔ امریکہ کے صدر کینیڈی نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نام ایک ذاتی پیغام میں کہا ہے کہ مغربی پاکستان میں سیم و تھور کی روک تھام کے سلسلہ میں امریکہ کے انجینئروں اور سائنسی ماہروں کی ایک جماعت آئندہ ماہ کے اوائل میں پاکستان آئے گی۔ صدر کینیڈی کا یہ ذاتی خط کل امریکی سفیر مسٹر ولیم رونٹری نے صدر ایوب خان کو دیا — خط میں لکھا ہے کہ آپ کے دورہ واشنگٹن کے فوراً بعد ماہرین کی ایک جماعت نے مغربی پاکستان میں سیم و تھور کے اقتصادی و فنی مسائل کے ممکنہ حل کا جائزہ لیا۔ میرے نائب خصوصی برائے سائنس و ٹکنالوجی ڈاکٹر جیروم ویسنر اور جماعت کے کچھ ارکان کو ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ اس مسئلہ کی وسعت اور ہمارے منصوبوں کے متعلق بات چیت کرنے کا موقعہ ملا ہے ہمیں پاکستان میں بین الاقوامی ادارہ تعاون (آئی سی۔ اے) کے امدادی مشن کے ان افراد سے بھی راہنمائی حاصل کرنے کا موقعہ ملا ہے جنہیں مغربی پاکستان کے پانی و بجلی کے ترقیاتی ادارہ (واپڈا) کے منصوبوں کا علم ہے اور جو چند ہفتے ہوئے واشنگٹن آئے تھے۔ چنانچہ جماعت نے اس مسئلہ کی سابقہ تاریخ اور ان فنی طریقوں کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور اب ان کی روشنی میں سیم و تھور کے انسداد کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

اگر یہ آپ کے لئے مناسب ہے تو ہمارے سائنسدانوں اور انجینئروں کی جماعت کا ایک حصہ ستمبر کے اوائل میں مغربی پاکستان کا پہلا دورہ کرے گا۔ انہیں امید ہے کہ وہ مغربی پاکستان کے پانی و بجلی کے ترقیاتی ادارہ محکمہ آبپاشی محکمہ زراعت اور بحالیات اراضی کے بورڈ کے ماہرین اور دیگر سرکاری حکام سے بات چیت کریں گے اور موقعہ پر جو مشاہدات کریں گے وہ ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔

— ڈھاکہ ۲۶ اگست مشرقی پاکستان کے ۵ بڑے دریاؤں میں طغیانی ہے اور کئی مقامات پر پانی کی سطح خطرے کے نشان سے گزر چکی ہے۔

پنڈت نہرو سے سنت فتح سنگھ کی بات چیت ناکام ہو گئی

باہمی بات چیت کیلئے کوئی مشترکہ بنیاد تلاش نہیں کی جا سکی

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو کے ساتھ پنجابی صوبہ کے سوال پر میری بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ سنت فتح سنگھ پنڈت نہرو کی دعوت پر پنجابی صوبہ کے مسئلہ پر بھارتی وزیر اعظم سے بات چیت کرنے کے لئے دہلی آئے ہوئے تھے کل انہوں نے پنڈت نہرو کے ساتھ بات چیت کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ بھارت کے وزیر اعظم کے ساتھ پنجابی صوبہ کے سوال پر میری بات چیت ختم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ باہمی بات چیت کے لئے ہم اس مسئلہ پر کوئی مشترکہ بنیاد بھی تلاش نہ کر سکے۔ سنت فتح سنگھ نے کہا کہ میں اب امرتسر جا رہا ہوں۔ جہاں میں ماسٹر تارا سنگھ اور اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی کو اپنی ناکامی کی رپورٹ پیش کر دوں گا۔

سنت فتح سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے پنڈت نہرو سے کہا تھا کہ وہ پنجابی صوبہ کے مطالبہ کے جواب میں کوئی متبادل تجویز پیش کریں۔ لیکن پنڈت جی نے کوئی ایسی تجویز پیش نہیں کی جس کی بنیاد پر باعزت سمجھوتہ کا امکان ہو۔

ترقیاتی منصوبوں کا پروگرام

کراچی ۲۶ اگست۔ مغربی پاکستان میں سال رواں کے دوران میں آٹھ کمیونٹی ترقیاتی منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ یہ منصوبے تعلیم، صحت، تربیت اور اپنی مدد آپ کی بنیاد پر روزگار کے حصول کے پروگراموں سے متعلق ہوں گے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۶ اگست ۸ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب ہسپتال سے گھر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کل شام کو ڈاکٹر یوسف صاحب کو دکھایا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ کمزوری بہت ہے۔ چنانچہ انہوں نے طاقت کی دوائیں اور انجکشن تجویز کئے ہیں۔ ویسے گھر واپس آنے پر کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی رات نیند بھی اچھی طرح آگئی۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۶ اگست۔ چند روز کی مسلسل بارش کے باعث یہاں موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ بارش کا سلسلہ ۲۲، ۲۳ اگست کی درمیانی رات نصف شب کے قریب شروع ہوا تھا جو ۲۳ اگست کی شام تک تو مسلسل جاری رہا۔ اور اس کے بعد سے مطلع ابر آلود ہے اور قریباً روزانہ ہی بارش ہو جاتی ہے۔ گو وقفہ وقفہ سے دھوپ بھی نکل ...

ربوہ میں ایم اے (عربی) کلاس

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے (عربی) کلاس جاری کرنے کی تجویز ہے۔ جو طلبہ داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر ہمیں اطلاع دیں۔ (پرنسپل)

تعلیم الاسلام کالج میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں مندرجہ ذیل مضامین میں اساتذہ کی ضرورت ہے۔ انگریزی۔ فزکس۔ فلاسفی۔ اور فارسی۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ۔ صرف فرسٹ اور سیکنڈ کلاس حضرات درخواست دیں۔ انٹرویو کے لئے ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء کو تشریف لا دیں۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۶۱ء

ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

میلاد النبیؐ کے موقعہ پر مسلمان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کے جلسے کرتے ہیں جن میں آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جاتا ہے۔ اخبارات بھی آپ کی شان میں مضمون اور نظمیں شائع کرتے ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یوم ولادت منانا کوئی اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ ایک مسلمان کے لئے آپ کی سیرت کو پیش نظر رکھنا ہر روز بلکہ ہر لمحہ میں ضروری ہے تاہم چونکہ آجکل دنیا میں یہ طریق بھی حالات زمانہ کے پیش نظر اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا اگر مسلمان بھی ایک خاص روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اجتماعی رنگ میں غور کریں۔ تو ہماری رائے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیئے۔

سچی بات یہ ہے کہ نئی زمانہ دنیا مذہب سے بہت دور ہٹ چکی ہے۔ اس لئے ایسے یوم منانے سے کچھ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ جس ذات کا یوم میلاد ہم منا رہے ہیں۔ جو کچھ بھی اس میں کیا جائے وہ اس ذات کی شان کے شایاں ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں اس یوم کو عیسائیوں کے کرسمس کی طرح محض تعیش اور کھیل کود کا ذریعہ نہیں بنا لینا چاہیئے۔ اسلام میں خاص ایام منانے اور دوسرے لوگوں کے ایام منانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً عیدین ہیں مسلمان کے لئے عید اچھے کھانے اور اچھے لباس کا مطلب نہیں۔ گو یہ باتیں ممنوع نہیں لیکن اصل عید مسلمانوں کے لئے عبادت ہے۔ عیدین میں بھی پہلے سے زیادہ عبادت کی جاتی ہے۔ اور اس کے بغیر عید عید نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ عید میلاد کو بھی خاص طور پر عبادت کا دن بنایا جائے اور زیادہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق ذکر کیا جائے۔ اور آپ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف بھیجا جائے۔

یوم میلاد کی شرعی حیثیت کے متعلق تو شمائی جا سکتی ہیں۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ محض اس لئے لکھا ہے کہ آجکل مسلمان چونکہ خاص طور پر یوم میلاد مناتے ہیں۔ اور تمام اسلامی دنیا میں اس روز بڑا جشن برپا کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر یہ بدعت بھی ہے تو اس کو بدعت حسنہ بنانے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو عیسائیوں کی تقلید میں اس کو مسلمانوں کا کرسمس بنا کر نہیں رکھ دینا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ اس روز مسلمان واقعی شرعی حدود سے بہت آگے گزر جاتے ہیں اور ایک معنی میں اس کو بدعت سیئہ ہی بنا رہے ہیں۔ چنانچہ بڑے شہروں میں جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اور اس میں نہایت غیر معقول طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ مسلمان طرح طرح کے سوانگ بھرتے ہیں۔ اسلام میں خوشی منانا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن اسلام کھیل کود میں بھی تہذیب کو ہاتھ میں رکھنے پر زور دیتا ہے۔ کئی لوگ اس کا جواز علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر سے نکالتے ہیں کہ

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

اس شعر کا بھی مفہوم غلط سمجھا جاتا ہے اور جس طرح اس پر عمل کیا جاتا ہے اگر علامہ اقبال مرحوم کو معلوم ہو جائے۔ تو وہ یقیناً چلا اٹھیں گے کہ

شعر مرا بمکتب کہ برد

یعنی میرا شعر مکتب والوں کے ہاتھ کس طرح پڑ گیا۔ کہ اس کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ اس شعر کا مطلب عشق کی قوت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اور یہ بتانا ہے کہ عشق الٰہی میں مدہوش ہو کر انسان کبھی کبھی نہایت اعلےٰ کارنامے سر انجام دے جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ انسان پاگل بن کر ہر قسم کی شرم و حیا اور ننگ و نام سے عاری ہو جائے۔ اور ایسے شرمناک کام کرے۔ جن کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد سے ذرا سی بھی نسبت دینا خسران فی الدنیا والدین سے کم نہیں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر ہے اصل بات جو آج ہم کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتیں جس قدر آج تک لکھی گئی ہیں۔ ان میں آپ کی زندگی کے ایک ہی پہلو کو زیادہ تر بیان کیا گیا ہے اور آپ کی سیرت کے جو حقیقی جواہر ہیں۔ ان کو یہاں وہاں صرف زیبائش کے لئے ٹانکنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آپ کو دفاع کے لئے ظالموں سے تلوار کے ساتھ بھی مجبوراً مقابلہ کرنے کی ضرورت پڑی۔ اور چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی شریعت والا نبی اب قیامت تک نہیں آ سکتا۔ اس لئے جس طرح آپ نے رزم کے لئے اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے۔ اسی طرح رزم کے لئے بھی اسوۂ حسنہ پیش کرنا ضروری تھا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کی سیرت کی کتابوں کو محض جنگ نامہ حیدر بنا کر رکھ دیا جائے اور آپ کی سیرت کے اخلاق کے اصل جواہرات کو محض ضمنی درجہ دیا جائے۔

آپ کی زندگی زندگی کے ہر پہلو میں سراپا عمل تھی اور دنیا کے لئے آپ نے ہر پہلو کے لئے نمونہ قائم فرمایا ہے۔ اس لئے ہمارے سیرت نگاروں میں خاص کر آجکل ایسے لوگ بھی ہونے چاہئیں۔ جو آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو پیش کریں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پہلے سیرت نگاروں نے صرف غزوات اور سرایا پر زور دے کر کوئی بُرا کام کیا ہے۔ نہیں ان لوگوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور ہمیں ان کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے ان واقعات کی تفصیلات نہایت کرید کرید کر بیان کی ہیں۔ اس لئے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اب ہمیں چاہیئے کہ ہم آپ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو بڑی تفصیلات کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور دنیا کو یہ دکھائیں کہ آپ نے زندگی کے ہر پہلو میں اخلاق کا کیا معیار قائم کیا ہے؟ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ جو مکارم اخلاق کا نمونہ آپ نے رزم میں دکھایا اس کو دبا دیا جائے۔ نہیں آپ کی زندگی کے اس پہلو میں بھی مکارم اخلاق کا اتنا عظیم ذخیرہ ہے کہ آج دنیا اگر اس کو نمونہ بنا لے۔ تو لڑائی جھگڑے بھی تباہی کی بجائے انسانی فلاح کا ذریعہ بن جائیں۔

ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ کی سیرت اس طرح سے لکھی جائے جس سے آپ کے مکارم اخلاق پر روشنی پڑے اور ان جنگی تفصیلات پر جن کو آپ کے مکارم اخلاق سے براہ راست تعلق نہیں کم زور دیا جائے۔ پہلے لوگوں نے جو کچھ کام کیا ہے وہ اپنی جگہ پر نہایت اہم ہے اور اپنے وقت کے لحاظ سے نہایت ضروری تھے، ہمارے آپ کی شان جلالی پر روشنی پڑتی ہے۔ مگر موجودہ زمانہ آپ کی شانِ جمالی کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور سنت اور احادیث نبوی سے واضح ہوتا ہے ہر زمانہ میں بندگان حق پرست اس زمانے کے متعلق پیشگوئی کرتے آئے ہیں۔ اور یہ بات آپ کے دو ناموں سے بھی واضح ہوتی ہے محمدؐ آپ کا جلالی نام ہے اور احمد جمالی نام ہے۔ اور مجددین و مصلحینِ اسلام بیان فرماتے آئے ہیں کہ موجودہ دور آپ کی شانِ احمدیت کا ظہور کا دور ہے۔ چنانچہ اس

(باقی دیکھیں ۳ پر)

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

خدا تعالے ہمیشہ اس کی مدد کرتا ہے جو اس پر سچا توکل کرتا ہے

فرمودہ ۱۴ر مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

یہ ان ملفوظات کا ایک حصہ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ر مئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ارشاد فرمائے تھے ان ملفوظات کو صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ۔

فرمایا ۔

ایمان کا اصل مقام

توکل ہوتا ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ اسے سمجھتے نہیں توکل کے معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالے کے سپرد کر دے جب تک کوئی شخص توکل نہیں کرتا اور اپنے آپ کو خدا تعالے کے سپرد نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو صرف ذہنی دلائل کو ہی ایمان سمجھ لیتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ وفات مسیحؑ یا اجرائے نبوت یا ختم نبوت وغیرہ کی حقیقت کو سمجھ لینا ہی ایمان ہے حالانکہ

ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی کیا کیفیت تھی ۔ آپؐ کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جیسا متوکل انسان دنیا میں اور کوئی نہیں ہوا ۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بڑے متوکل تھے اور اتنے متوکل تھے کہ آپ نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کی ہمیشہ مدد کرتا رہا ۔ پس بے شک تم ہر مسئلہ کے دلائل معلوم کرو ۔ نمازیں پڑھو روزے رکھو ۔ لیکن اگر تم سمجھو کہ صرف انہی چیزوں کی وجہ سے تم کچھ بن گئے ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہوگی ۔

ایمان کے معنے

یہ ہیں کہ انسان سمجھ لے کہ میں کچھ بھی نہیں بلکہ جو کچھ ہے وہ خدا کی ذات ہے اور سب کچھ اسی کے ہاتھ ہے ۔ بیشک تم ظاہری احکام کی پابندی کرو لیکن ساتھ ہی اعلےٰ درجہ کے متوکل بھی بن جاؤ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ترکوں کا بادشاہ عبدالحمید بے شک بدنام ہے مگر اس کی ایک بات مجھے بہت پیاری لگتی ہے جب یونان کے ساتھ ترکوں کی جنگ ہوئی تو جرنیلوں کی ایک میٹنگ عبدالحمید نے بلائی اور ان سے مشورہ لیا کہ ہم یونان کے ساتھ لڑ سکتے ہیں یا نہیں ؟ انہوں نے متفقہ طور پر یہ مشورہ دیا کہ ہم

یونانیوں کے ساتھ جنگ

نہیں کر سکتے ہماری سپاہ بھی کم ہے اور گولہ بارود بھی کم ہے ادھر سارا یورپ یونان کی مدد کریگا اس لئے ہم یونان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے غرض جرنیلوں نے کئی قسم کے عذرات پیش کئے اور کہا کہ ہم میں فلاں کمزوری بھی ہے اور فلاں کمزوری بھی ہے ۔ جب یہ سب آراء پیش ہو چکیں تو عبدالحمید نے کہا یہ سب ٹھیک ہے لیکن

کوئی خانہ خدا کے لئے بھی تو ہونا چاہیئے..

بے شک ہمارے اندر کمزوریاں ہیں لیکن خدا تعالیٰ پر بھی توکل ہونا چاہیئے ۔ کچھ ہمارے سامان ہوں گے اور کچھ خدا تعالیٰ کی مدد ہوگی ۔ یہی ایک فقرہ عبدالحمید کا تھا جس کی وجہ سے ترک جیت گئے حالانکہ وہ فی الواقعہ کمزور تھے مگر ایسے جیتے کہ یورپین حیران رہ گئے ۔ کہ دو مہینوں میں ہی ترکوں نے یونان کو تہ وبالا کر دیا ترکوں کی فوج کے ایک جرنیل کو ایک قلعہ کے متعلق اس قسم کی اطلاعات پہنچیں کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہ ہوگا ہم کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ وہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اور یورپ کے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ قلعہ ترکوں سے کبھی فتح نہیں ہو سکے گا ترکی جرنیل نے اپنی فوج کو جمع کیا اور کہا ہماری فتح کا دارومدار اس قلعہ پر ہے اور یہ سوال

ہماری موت وحیات کا سوال ہے

اس لئے آج جس طرح بھی ہو سکے ہم نے اس قلعہ کو فتح کرنا ہے میں تمہارے آگے آگے ایک سپاہی کی حیثیت سے چلوں گا ۔ اور تم سب میرے پیچھے آنا پھر جو خدا چاہے گا وہ ہوگا ۔ چنانچہ وہ کچھ فوج کو ساتھ لے کر ان سب کے آگے آگے چلا جب وہ نصف فاصلہ طے کر چکا تو اسکے سینہ میں گولی لگی اور وہ گر گیا وہ چونکہ ایک محبت کرنے والا افسر تھا اس لئے سپاہی اسکے پاس پہنچے تاکہ اس کی مرہم پٹی کریں لیکن اس نے کہا یہ مرہم پٹی کا وقت نہیں بلکہ

آگے بڑھنے کا وقت ہے

اگر تم نے ذرا بھی دیر کر دی تو بنا بنایا کام خراب ہو جائے گا ۔ اس لئے یا تو شام کے وقت میری لاش کو تم نے قلعہ کے اندر دفنانا ہوگا ۔ ورنہ مجھے یہیں پڑا رہنے دو تاکہ کتے میری لاش کو کھا جائیں یہ فقرات ایسے تھے کہ سپاہیوں کے دلوں میں ایک آگ لگ گئی اور وہ وحشی درندوں کی طرح چیخیں مارتے ہوئے قلعہ کی طرف بڑھے اور شام تک مرتے مارتے اور کٹتے کاٹتے قلعہ پر قابض ہو گئے یہ فتح ان کو صرف اس قول کی وجہ سے ہوئی تھی کہ خدا کا خانہ بھی خالی چھوڑنا چاہیئے ۔ میری کئی تصانیف ہیں جن کی معقولیت کو یورپ کے لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں ، مگر

مَیں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا

کہ میں نے یہ اپنے عقل سے لکھی ہیں بلکہ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ یہ خدا کی تائید سے سب باتیں ہوئی ہیں ورنہ میں خود اس قابل نہ تھا بسا اوقات میں کوئی مضمون شروع کرتا ہوں تو چونکہ مجھے حوالے جلدی بھول جاتے ہیں اس لئے دقت محسوس ہوتی ہے لیکن مضمون شروع کرتے وقت خود بخود تمام حوالے ترتیب وار آتے جاتے ہیں اور آیات اور احادیث بھی سامنے آتی جاتی ہیں چند سال ہوئے جلسہ سالانہ قریب آ گیا مگر میں نے تقریر کے لئے کوئی تیاری نہ کی حتی کہ ۲۵ر دسمبر کی تاریخ آ گئی ۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب میرے پاس آئے تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ اس دفعہ میں نے مضمون کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ۔ اور نہ کوئی حوالہ سوچا ہے اس کے بعد

میرے ذہن میں ایک مضمون آ گیا

اور میں نے کہا اگر مجھے فلاں کتاب مل جائے تو اس میں سے حوالے مل سکتے ہیں ۔ میں نے ساری لائبریری چھان ماری مگر وہ کتاب نہ مل سکی اگر وہ مل جاتی تو سب حوالے مل جاتے آخر تنگ آ کر میں نے دفتر کی چھوٹی لائبریری میں

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توکل کا حقیقی مفہوم

"جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا ۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اسکے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا ۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے ۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف مُنہ سے کہدیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اسکی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اُس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور ایاک نعبد کے مفہوم سے دُور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ بغیر اس پر عمل کئے ایاک نستعین کا ظہور چاہتے ہیں ۔ یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو ۔ رعایتِ اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کُشا قرار نہ دے بلکہ اُن سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجداتِ شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

تلاش شروع کی اس میں بھی نہ ملی اور رات کے گیارہ کے قریب وقت ہو گیا۔ جب میں مایوس ہو گیا تو میں نے خیال کیا کہ کچھ کتابیں جو الماری کے پاس نیچے خراب ہو رہی ہیں ان کو جھاڑ کر اوپر رکھ دوں۔ ان کو رکھنے لگا تو مجھے ایک اور کتاب مل گئی۔ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں وہ تمام حوالے مل گئے جن کی مجھے ضرورت تھی۔ جب

میں نے جلسہ میں تقریر کی

تو چوہدری صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ آپ کو تیاری کا موقعہ ہی نہیں ملا مگر آپ نے تقریر تو اتنی لمبی کی ہے اور حوالے بھی سب ٹھیک تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ گذرا ہے۔ وہ کہنے لگے ہم نے تو ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب آپ کی تیاری نہیں ہوتی تو آپ بہت لمبی تقریر کرتے ہیں۔ اسی طرح میں بیا اوقات تقریر کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے خود معلوم نہیں ہوتا کہ میں نے کیا تقریر کرنی ہے اور بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب پہلا فقرہ میرے منہ سے نکلتا ہے تو میں سوچ میں پڑ جاتا ہوں کہ اس کا تعلق کس مضمون کے ساتھ ہے اور اس سے آگے کون سا فقرہ ہونا ہے۔ پھر اگلا فقرہ سوچتا ہوں اور بول کر پھر اگلا سوچنے لگ جاتا ہوں۔ لوگ بھی میری تقریر سن رہے ہوتے ہیں اور میں خود بھی اپنی تقریر سن رہا ہوتا ہوں مگر خدا کے فضل سے فقرے آتے چلے جاتے ہیں پس

اصل چیز اللہ تعالیٰ پر توکل ہے

اور جو چیز خدا کی طرف سے آتی ہے وہی شاندار ہوتی ہے۔ معجزے کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ وہ شخص خود یہ کام نہیں کر رہا بلکہ اس کا خدا اس کے لئے کر رہا ہے اور خدا کی چیز کا مقابلہ انسان سے کب ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم خدا کے رستے میں حائل ہو جائیں تو مدد کہاں سے اترے گی۔ ہمیں اپنی طاقت اچھی طرح معلوم ہے اور ہمیں اپنی کمزوریوں کا اچھی طرح علم ہے۔ لیکن یہ خدا ہی کی مدد ہے کہ ہر سال ہماری جماعت میں زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور اسی پر توکل رکھو اور کبھی اپنی طاقت پر مغرور مت ہو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد اسی شخص کے شامل حال ہوتی ہے جو اس پر سچا توکل رکھتا ہے۔

ایک آیت کی پرمعارف تفسیر

(فرمودہ ۲۰ رمئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان)

فرمایا:۔

آج میں

قرآن کریم کی ایک ایسی آیت

کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جو قرآن کریم کی مشکل آیتوں میں سے سمجھی جاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس آیت کو پہلے مفسرین حل ہی نہیں کر سکے۔ انہوں نے اس کو حل کرنے کی کوشش تو بہت کی ہے مگر ایک حد تک چل کر وہ رہ گئے ہیں اور ان کے بیان کردہ معنے ناقص ہو گئے ہیں۔ اور ان ناقص معنوں کی وجہ سے قرآن کریم کی اس آیت پر یا یوں کہنا چاہیئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر حرف آتا ہے۔ یوں تو میں نے اس آیت کے معنے پہلے بھی بیان کئے ہوئے ہیں۔ اور ۱۹۲۲ء کے درس میں یہ آیت میرے درس میں آچکی ہے اور میں نے اس کی تشریح کی ہوئی ہے۔ مگر چونکہ ۱۹۲۲ء اور آج کے زمانہ میں بہت سا فرق ہے اور میرے وہ درس جن میں میں نے اس آیت کو بیان کیا تھا شائع بھی نہیں ہوئے۔ صرف جن دوستوں نے میرے درس کے نوٹ لے لئے تھے انہوں نے ان معنوں سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ مگر نئی پود کو

اس آیت کے معنے

کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت چونکہ آجکل کے حالات سے تعلق رکھتی ہے اس کے متعلق میں دوستوں کے سامنے کچھ بیان کر دوں تاکہ نوجوانوں کو جو مشکل اس آیت کے معنے کرنے میں پیش آتی ہیں وہ حل ہو جائے۔ ایک عجیب بات جو میں نے قرآن کریم کی تفسیر کے بارے میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ تفسیر میں جو مشکلات مفسرین کو پیش آتی رہیں ان کا جرأت کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاتا رہا۔ اس لئے جو الجھنیں انہیں پیش آتی رہیں وہ جوں کی توں قائم رہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مفسرین کسی سوال کو اٹھائے بغیر خاموشی کے ساتھ اس پر سے گذر جاتے ہیں اور جو معنے ان کے دماغ میں آتے ہیں وہ کر دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ جو الجھن اور مشکل پیدا ہوئی تھی وہ حل ہوئی ہے یا نہیں یا پھر اس طرح کرتے ہیں کہ ایسی آیت کا جس میں انہیں کسی مشکل کا سامنا ہو ایک ٹکڑا لے لیتے ہیں اور اس کے معنے کر دیتے ہیں اور اسی پر خوش ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ آیت کے ایک حصہ کے معنے کر دینے سے الجھن دور نہیں ہو سکتی جب تک ساری آیت کو حل نہ کیا جائے۔ مگر وہ اپنی سمجھ کے مطابق آیت کے ایک ٹکڑے کے معنے کر دیتے ہیں اور جو ٹکڑا ان کے لئے مشکل پیش کرتا ہو اس کو چھوڑ کر گذر جاتے ہیں۔ ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہتے ہیں کوئی شخص اپنے باغ میں گیا تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص انگوروں کا ٹوکرا سر پر رکھے اس کے باغ میں سے نکل رہا ہے۔ باغ کا مالک اس کے پاس پہنچا اور کہا تمہارا کیا حق ہے کہ انگوروں کا ٹوکرہ بھر کر میرے باغ میں سے لے جا رہے ہو۔ ٹوکرے والے نے کہا پہلے تم میری بات اچھی طرح سن لو پھر اگر تم نے کچھ کہنا ہو تو کہہ لینا۔ مالک نے کہا اچھا بتاؤ۔ اس نے کہا دراصل بات یہ ہے کہ میں سڑک پر سے گذر رہا تھا کہ ایک بگولہ بڑے زور سے آیا۔ میں نے اس بگولے سے بچنے کی بہت کوشش کی ہاتھ پاؤں مارے مگر میں بچ نہ سکا اور بگولہ نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ایک ہی لمحہ میں اس نے مجھے

باغ کے اندر پھینک دیا

اب تم ہی بتاؤ اس میں میرا کوئی قصور ہے؟ مالک نے کہا اس میں تو تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ ٹوکرے والے نے پھر کہنا شروع کیا جب میں آپ کے باغ میں گرا تو میں باغ سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر دوبارہ ایک بگولہ جو پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا آیا اور اس نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے کر انگور کی بیل پر گرا دیا۔ میں نے اس سے بچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ کیونکہ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ جان سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہو سکتی اور جان بچانے کے لئے انسان بہت کچھ کر گذرتا ہے۔ میں نے جب بگولے سے بچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے تو انگور گرنے شروع ہو گئے۔ نیچے ٹوکرا پڑا تھا انگور اس میں جمع ہو گئے۔ اب تم ہی بتاؤ اس میں میرا کوئی قصور ہے؟ مالک نے کہا اس میں تو تمہارا کوئی قصور نہیں۔ مگر تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے کہا تھا کہ انگوروں کا ٹوکرا اپنے سر پر رکھ کر گھر کی طرف چل پڑو۔ اس نے کہا بس یہی بات میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر یہ کیا ہوا کہ انگوروں کا ٹوکرا اپنے سر پر رکھ کر میں گھر کی طرف جا رہا ہوں اب دیکھو

دو مشکلات تو اس نے حل کر دیں

کہ وہ باغ میں کس طرح پہنچا اور ان کے خوشے کس طرح ٹوٹے۔ مگر وہ اگلا اور اصل سوال حل نہ کر سکا کہ ٹوکرا اپنے سر پر رکھ کر وہ گھر کی طرف کیوں جا رہا تھا۔ اسی طرح قرآن کریم کی متعدد آیات ایسی ہیں جن کو مفسرین نے حل کرنے کی کوشش تو کی ہے مگر اصل مشکل کو اور اصل سوال کو حل کئے بغیر اس پر سے گذر جاتے ہیں اور آیت کے جس ٹکڑے کو وہ حل کر لیتے رہے اسی پر خوش ہو جاتے رہے کہ ہم نے اس حصے کو حل کر لیا ہے۔ حالانکہ اصل سوال جواب کے بغیر رہ جاتا رہا اور پڑھنے والے بھی اسی ایک ٹکڑے کے معنوں سے ہی خوش ہو جاتے اور واہ واہ کہتے رہے۔ اس آیت کے متعلق بھی جس کو میں ابھی بیان کرنے لگا ہوں مفسرین کو اسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہوا اور ان کے دل میں اس کے متعلق شبہات پیدا ہوئے۔ لیکن انہوں نے اس کے کچھ حصہ کو حل کرنے کی کوشش کی اور باقی سے یونہی گذر گئے اور انہوں نے

اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا

کہ اس آیت کے سارے پہلوؤں پر جتنے شبہات پیدا ہو سکتے تھے یا جتنے اعتراضات اس پر وارد ہو سکتے تھے ان سب کا کوئی حل سوچا جائے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم امتیاز احمد صاحب راجیکی ابن مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کے قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے کی تقریب پر مکرم بشیر احمد صاحب راجیکی نے سال بھر کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے جزاہم اللہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

(۲) محترم حاجی محمد فاضل صاحب مورخہ ۲۲ راگست کو مبلغین سلسلہ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر گئے ہوئے تھے کہ وہاں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر گئے۔ بائیں ٹانگ اور دائیں پسلی کو سخت چوٹیں آئیں۔ بندش پیشاب کی تکلیف سے بھی ابھی آپ کو پوری طرح آرام نہیں ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

(۱) مورخہ ۲۹ رجولائی ۱۹۷۱ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مبشر انور چوہدری فضل احمد صاحب کا پوتا اور چوہدری قمر الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازی عمر اور صحت والی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری ناصر احمد کارکن وکالت تبشیر)

(۲) میرے دوسرے لڑکے شیخ جمیل احمد رشید آف واپڈا لاہور کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے یہ بچی شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم لاہور کی پوتی اور شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۳۴۴ گلبرگ لاہور کی نواسی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام قدسیہ رشید تجویز فرمایا ہے۔ تمام بہن بھائی بچی کی لمبی عمر اور صحت کے ساتھ نیک صالح بننے کے لئے دعا فرمائیں

(بیگم شیخ مسعود احمد رشید ۶۲۔ گیلانی بینک ریلوے کالونی۔ لاہور)

میرے رفیقِ کار مرزا عنایت اللہ صاحب مرحوم

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ہمارے جماعتی ادارہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ میں محنت اور اخلاص سے کام کرنے والے معلم مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل) او ٹی۔ کل رات چند روز میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہ کر جوانی کے عالم میں مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجھے مرزا صاحب مرحوم کو بحیثیت رفیق کار کم و بیش پندرہ سولہ برس تک دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مرحوم اپنی نیکی اور صلاحیتوں کے اعتبار سے مرکزی سکول میں کام کرنے والے معزز ترین اساتذہ میں سے تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں انہماک اور درس و تدریس میں دلچسپی اور فرض شناسی کا اعلےٰ نمونہ تھے باوجود جوانی اور نسبتاً کم عمری کے تقوےٰ اور نیکی میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور میرے نزدیک احمدی نوجوانوں کے لئے اخلاص اور دینداری میں ایک قابل رشک نمونہ تھے۔ متدین اور باوقار لہو لعب اور لغویات سے بکلی اجتناب کرنے والے اور اپنے فرض کی ادائیگی میں منہمک۔ وفادار اور قابلِ اعتماد کارکن تھے۔ اپنی ڈیوٹی کو نہایت ذمہ داری اور دیانتداری سے ادا کرنے والے منتقی عابد اور دعاگو نوجوان تھے۔ اپنے افسروں سے نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے تعاون کرنا۔ قانون اور اصول کا احترام ان کی سرشت میں داخل تھا۔ مجھے خود ذاتی طور پر ان سے مل کر کام کرنے میں ایک گونا خوشی ہوتی تھی۔ عربی اور دینیات کے معلم تھے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کرنا اور ان کی بہتری میں دن رات کوشاں رہنا ان کے خاص وصف تھے۔ عربی پڑھانے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کی قابلیت اور محنت کی ڈویژنل انسپکٹر تک بھی داد دیتے تھے۔ بلکہ ایک موقع پر تو ایک انسپکٹر صاحب نے سکول کی لاگ بک میں خاص طور پر ان کے کام کی تعریف کی اور ان کی محبت اور شوق کا ہر جگہ اور ہر سکول میں تذکرہ کرتے رہے۔ پندرہ سولہ سال سے بورڈنگ ہوس میں بطور ٹیوٹر کام کر رہے تھے یہ خدمت متواتر اور مسلسل ان کے سپرد رہی۔ انہوں نے بورڈرز کو اپنا ذاتی عزیز سمجھا۔ ان سے محبت اور پیار کا سلوک رکھا اور اسی وجہ سے سکول اور بورڈنگ ہوس میں ان کے زیر تربیت بچوں کے دل میں مرزا صاحب مرحوم کے لئے خاص احترام اور محبت موجود تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بے شمار شاگردوں کے لئے ان کی بے وقت وفات کی خبر بہت دکھ اور تکلیف کا موجب ہو گی۔ مرزا صاحب مرحوم نے سلسلہ کی خدمت باوجود مالی تنگی کے استقلال اور اخلاص سے کی اور باوجود مشکلات کے نیکی اور درجہ کے حصول کی نیت سے سکول کے دامن کو پکڑے رکھا۔ مرحوم کا فرض منصبی کی ادائیگی کا یہ احساس ہی تھا جس نے انہیں اس وقت تک کام کرتے رہنے پر مجبور کئے رکھا۔ جب تک کہ وہ فرض کی ادائیگی بچوں کی تعلیم و تربیت کے عملاً قابل نہ رہے۔ اور انہیں صرف معدودے چند دن عملی خدمت سے باہر رکھا۔ مجھے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے یقین ہے کہ وہ ان کی نیت کے مطابق ان سے سلوک کرے گا۔

مرحوم موصی تھے وفات پر بھی اللہ تعالےٰ نے ان کی نیکی کو قبول فرمایا۔ اور ان کو اپنے فضل سے نوازا۔ مومنوں کی ایک بہت بڑی جماعت نے جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی تقریب پر مسجد مبارک میں جمع تھی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ مرزا صاحب کا انجام نیک ہوا۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیک بیٹے کے نیک باپ مکرم مرزا اسلام اللہ صاحب کو اور ان کی والدہ محترمہ کو بڑھاپے میں یہ صدمہ اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کی سکول کی بے لوث خدمت کا صلہ عطا فرمائے۔ اور سکول کے تمام اساتذہ کو میرے سمیت ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی سعادت نصیب کرے۔ اللّٰھم آمین۔

قرارداد تعزیت

اساتذہ بورڈران تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل او ٹی کی حسرت آیات اور بے موقع وفات پر گہرے دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ مرزا صاحب موصوف نے تقویٰ پرہیزگاری محنت اور ہمدردی کا جو بہترین نمونہ اپنی زندگی میں پیش کیا ہے وہ ہم اساتذہ اور طلباء کے لئے ہمیشہ مشعل راہ کا کام دے گا۔ جب تک کہ بیماری نے آپ کو نڈھال نہیں کر لیا آپ کے احساس ذمہ داری کے وصف نے آپ کو آخر دم تک بورڈنگ میں آنے اور اپنے فرائض کو نبھاہنے کے لئے مجبور رکھا۔ آپ ٹیوٹر کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ہذا کے زعیم کے فرائض بھی آخری دم تک ادا کرتے رہے۔ آپ کی وفات سے ہم ایک مخلص رفیق کار اور مشفق استاد سے محروم ہو گئے۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ خدا تعالےٰ کا فضل ہی پُر کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہماری یہ دعا ہے کہ وہ ہم کو آپ کے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ——— ہم تہ دل سے ان کے والد بزرگوار اور دیگر لواحقین کے غم میں شریک ہیں اور ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرزا صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو! ۔ آمین

خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور کی تربیتی کلاس

۱۱ تا ۱۸؍ اگست ۱۹۶۱ء

مرسلہ معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور

ضلع لائلپور کی مجالس کی تربیتی کلاس امسال ۱۱ تا ۱۸ اگست ۶۱ء منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی مجلس کے علاوہ ضلع کی دیگر مجالس کے مجموعی طور پر ۱۵ نمائندگان باقاعدہ شریک ہوئے۔ تربیتی کلاس کے ساتھ ساتھ تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے جن میں کلاس کے طلبہ کے علاوہ مقامی خدام کی اوسط حاضری ۱۲۰ روزانہ ہوتی رہی۔

مورخہ ۱۱ اگست ۶۱ء کو مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ نے پر از نصائح تقریر کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اور کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو لیکچر توجہ سے سننے اور ان کے نوٹس لینے کی تاکید فرمائی۔ ۱۱ اگست سے ۱۷ اگست تک روزانہ بعد نماز مغرب تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں مندرجہ ذیل علماء سلسلہ نے مختلف موضوعات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری
مکرم جناب پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے
مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس
مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ
مکرم جناب سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ
مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ

۱۲ اگست سے ۱۸ اگست تک روزانہ نماز تہجد۔ درس قرآن کریم اور درس حدیث کے علاوہ صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک مقررہ تعلیمی نصاب پڑھایا جاتا رہا۔ جس میں مکرم میاں مولوی سید احمد علی صاحب اور مولوی عبد العزیز صاحب صادق بنگالی مربیان سلسلہ نے نہایت محبت خلوص اور محنت سے حصہ لیا اور خدام کو تعلیم دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ۲ بجے بعد دوپہر سے ساڑھے چار بجے تک دینی معلومات اور مسائل پر لیکچر ہوتے رہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تقاریر کے ریکارڈ سنائے گئے۔

مورخہ ۱۸ اگست کو کلاس کے آخری اجلاس میں شرکت کے لئے محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائے۔ جن کا خدام نے نہایت خلوص سے استقبال کیا اور آپ کے اعزاز میں ایک ظہرانہ دیا۔ اس کے بعد آپ نے آخری اجلاس میں امتحان میں کامیاب امیدواروں کو اسناد تقسیم فرمائیں۔ اور خدام سے الوداعی خطاب فرماتے ہوئے زریں نصائح سے مستفید فرمایا۔

(سید جواد علی مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع ——— ورزشی مقابلے

۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ورزشی مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ تا خدام اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے سارا سال اپنی مساعی جاری رکھیں۔ چونکہ ہمارا اجتماع تربیتی اجتماع ہے۔ اس لئے کھیلوں کا حصہ صرف تفریح کے لئے رکھا جاتا ہے امسال حسب ضرورت اور حسب گنجائش وقت مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کرائے جائیں گے۔

فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ رسہ کشی۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۰۰ گز۔ ۴۰۰ گز کی دوڑیں۔ وزن اٹھانا۔ ڈسکس پھینکنا۔ جیولین تھرو۔

جو خدام ان مقابلوں میں حصہ لینا چاہیں ان کے نام ۱۵ اکتوبر ۶۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نوٹ:۔ خدام تیاری رکھیں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے بعض مقابلے نہ کرائے جا سکیں۔

مہتمم تربیت

احباب محتاط رہیں!

ایک شخص منظور احمد ولد غلام اللہ نمبردار ضلع گوجرہ گکھڑاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ جو اپنے مختلف نام بتاکر دوستوں کو قسم قسم کے بہانے بناکر لوٹتا ہے اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ احمدی نہیں۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ قد لمبا۔ قریباً چھ فٹ۔ جسم درمیانہ۔ رنگ سانولا۔ سر سے گنجا۔ ایک پاؤں کا زخم ہوا ہوا ہے۔ آنکھوں کی رنگت سرخ۔ عام طور پر سفید شلوار۔ اچکن۔ سفید پگڑی کلاہ پر یا جناح کیپ پہنتا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس شخص سے محتاط رہیں۔ اگر کسی دوست کو اس نے دھوکہ دیا ہو تو وہ فوری طور پر مقامی پولیس اسٹیشن پر اس کے خلاف رپورٹ درج کرائیں۔ عرصہ دس سال سے یہ شخص اس طریق سے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ لوگ خاص خیال رکھیں اور دوسروں کو ہوشیار رکھیں تا اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

سیکرٹریان مال و تحریک جدید توجہ فرمائیں

تحریک جدید کا سال رواں وصولی کے اعتبار سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ بعض عہدیداران اس خیال کے ماتحت کہ دیگر چندوں کے ساتھ چندہ تحریک جدید بھجوا دیا جائے گا رقمیں روکے رکھتے ہیں۔ وصولی کے سال کے آخری حصہ میں یہ طریق تحریک جدید کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے متعلقہ عہدیداران حضرات چندہ تحریک جدید کی ترسیل کا انتظام پندرہ روزہ پروگرام کے ماتحت فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ضروری تاریخیں

(۱) شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ — یکم ستمبر ۱۹۶۱ء
(۲) نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کے بعد فہرست بھجوانے کی آخری تاریخ — ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء
(۳) علمی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی فہرست — ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء
(۴) ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی فہرست — ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء
(۵) تربیتی کلاس میں شامل ہونے والوں کی فہرست — ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء
(۶) تربیتی کلاس میں شامل ہونے والوں کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ — ۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء

چندہ سالانہ اجتماع وصولی کے ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان } مکرم خواجہ شمس الدین صاحب حویلی والے آف جگو ال کے ایڈریس کی ضرورت ہے اگر وہ خود پڑھیں تو اپنا ایڈریس بھجوا دیں۔ یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی سردار عبد الرشید صاحب بی ٹی آنیبر سوی کراچی ولد ڈاکٹر فیض علی صاحب مرحوم کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام فیض الرحمن رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ (سردار رحمت اللہ عفی عنہ از ربوہ)

تصحیح } اخبار الفضل مورخہ ۸ اگست ۱۹۶۱ء کے پرچہ میں ایک فہرست "مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر شالیں" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمارہ ۱۴۵ میں غلطی ہو گئی ہے حسب ذیل درستی فرما لی جائے:۔

مکرم صاحبزادہ عبد الحمید صاحب آف ٹوپی ضلع مردان صاحب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم مکرم بابو شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کے خسر تھے۔ لفظ "شہید" غلطی سے اعلان میں درج کیا گیا تھا۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا } مکرم چوہدری محمد منصف خانصاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر بہت زیادہ بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کے بھائی علاج کی غرض سے لائلپور لے گئے ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شفیع ڈسپنسری۔ دار الرحمت ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

۲۔ مجالس۔ تربیتی کلاسیں:۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد مقامات پر تربیتی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ اور تمام ہی نہایت کامیاب رہیں

۱۔ پشاور ڈویژن:۔ ۵ مئی سے ۲۰ مئی تک پشاور ڈویژن کی کلاس منعقد ہوئی تفصیلی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ ضلع گجرات:۔ ۲۱۔۲۲۔۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء کو ضلع گجرات کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع کی نو مجالس کے ۵۵ خدام اور ۱۹ اطفال۔ ۱۸ انصار اور ۲۰ مستورات کل ۱۱۲ افراد شامل ہوتے رہے۔ شہر گجرات کے احمدی اور غیر از جماعت احباب کو ملا کر یہ تعداد ۱۸۰ کے قریب ہو جاتی ہے۔ کلاس اپنے ماحول کے لحاظ سے بہت کامیاب رہی مختلف موضوعات پر تقاریر۔ درس وغیرہ کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کا ریکارڈ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریر موسومہ در منشور کا ریکارڈ۔ محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم مرحوم کی تقریر "مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق" کا ریکارڈ سنایا گیا۔

۳۔ لاہور ڈویژن:۔ لاہور ڈویژن کی مجالس کی تربیتی کلاس امسال گوجرانوالہ میں ۲۳ تا ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء منعقد ہوئی۔ یہ کلاس اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہی مختلف مجالس کے ۵۷ خدام باقاعدہ آٹھ دن تک صبح شام معین اور مقررہ پروگرام کے ماتحت تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس کے علاوہ بزرگان سلسلہ نے اہم عنوانات پر خدام کو مخاطب فرمایا۔ آخری دن صدر محترم سید داؤد احمد صاحب خود بنفس نفیس گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے الوداعی اجلاس میں نہایت موثر رنگ میں خدام کو بیدار اور متحد ہو کر کام کرنے کی تلقین فرمائی اس کلاس کی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ ضلع لائلپور:۔ ضلع لائلپور کی مجالس کی تربیتی کلاس ۱۱ سے ۱۸ اگست تک لائلپور میں منعقد ہوئی یہ کلاس بھی پہلی کلاس ہونے کے باوجود بہت کامیاب رہی آخری اجلاس میں ۱۸/۸/۶۱ کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا تفصیلی رپورٹ آئندہ شائع کی جائے گی۔

۵۔ سرگودہا ڈویژن:۔ ۱۰ سے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء تک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔ سرگودہا ڈویژن کی جملہ مجالس کو اس کلاس کے لئے اپنے نمائندگان بھجوا کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

۶۔ کوئٹہ:۔ ۲۵ جولائی سے ۳ اگست ۱۹۶۱ء تک کوئٹہ میں دس روزہ کلاس منعقد کی گئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ خدام کی اوسط حاضری ۲۵ کے قریب روزانہ رہی مربیان سلسلہ خدام کو قرآن کریم احادیث اور دیگر ضروری نصاب پڑھاتے رہے۔

سالانہ اجتماع

۱۔ کراچی: ۱۲ سے ۱۴ اگست ۱۹۶۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنا چھٹا اجتماع مالیر میں سابقہ روایات کے ساتھ منعقد کیا۔ مرکز کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بطور نمائندہ صدر مجلس شامل ہوئے۔ آپ نے ہی اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ مجلس ہر سال اپنے اجتماع کے موقعہ پر نہایت خوبصورت مجلہ شائع کرتی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا ذکر ہوتا ہے چنانچہ امسال بھی نہایت خوبصورت اور پر از معلومات مجلہ شائع کیا گیا ہے۔ اس اجتماع میں انصار اور دیگر غیر از جماعت احباب کے علاوہ پانصد خدام شریک ہوئے۔

۲۔ راولپنڈی:۔ راولپنڈی ڈویژن کی مجالس کا چوتھا اجتماع ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس علاقہ کی جملہ مجالس کو اپنے علاقائی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونا چاہیئے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

عبد اللطیف صاحب کارکن فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ برانچ آفس لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۸/۸/۶۱ کو دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کا نام امتیاز احمد تجویز کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(ملک محمد منور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ — ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۵۰:۔ میں بھاگ بھری بیوہ میاں محمد جمیل مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۰۷ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ میرا حق مہر مبلغ -/۲۳۲ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند کی حیاتی میں اس سے وصول کر لیا تھا۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ بالیاں طلائی ۲ عدد وزن ۱ تولہ قیمت -/۱۲۵ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۳۰ جون ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مسمات بھاگ بھری

گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر سیال جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۱۵۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۲۵۲:۔ میں محمد یوسف شاہ ولد سید فاضل شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۶-C لالوکھیت ڈاکخانہ کراچی نمبر ۱۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد روپے ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی تا زیست ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ جون ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ سید محمد یوسف شاہ

گواہ شد:۔ فضل الرحمن سکرٹری مال حلقہ فیڈرل ایریا کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۲۶۲:۔ میں چوہدری فضل الٰہی ولد چوہدری حمد الٰہی قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ آدیہ نگر مکان نمبر ۲۶ پونچھ روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ چوہدری فضل الٰہی بقلم خود ولد چوہدری حمد الٰہی مکان نمبر ۲۶ محلہ آدیہ نگر پونچھ روڈ لاہور ۲۳/۶/۶۱ — گواہ شد:۔ چوہدری غلام احمد ولد محمد دین سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور ۲۳/۶/۶۱۔

گواہ شد:۔ چوہدری شریف احمد ولد غلام احمد سمن آباد دین روڈ۔ لاہور ۲۳/۶/۶۱۔

نمبر ۱۶۲۶۸:۔ میں بشیر احمد ڈرائیور ولد چوہدری عبد الغنی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دار الصدر غربی حال چیچہ وطنی سیل ڈپو ضلع منٹگمری صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بمعہ الاؤنس وغیرہ -/۱۱۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ بقلم خود بشیر احمد ڈپو افسر چیچہ وطنی سیل ڈپو ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ عبد الغفور ڈرافٹسمین اوپر یٹ ریلوے بجلی ہاؤس چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ نبی محمد بقلم خود پمپ انجن ڈرائیور ریلوے اسٹیشن چیچہ وطنی روڈ ضلع منٹگمری

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر سٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
(۱) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میگزین بلاک پہلی منزل کے مشرقی برآمدہ میں نائب جی۔ آئی۔ پی۔ ہر آفس کے غسل خانوں کی لوبری میں فلشنگ کے انتظامات کی فراہمی۔	-/۳۰۰۰ روپے	-/۱۰۰ روپے	ایک ماہ
(۲) میو ہسپتال لاہور کے سابقہ انگریز روم کو تین وارڈوں میں تبدیل کرنے کے سلسلہ میں غسلخانہ میں سینیٹری فٹنگ کی فراہمی۔	-/۳۲۰۰ روپے	-/۱۰۰ روپے	ایک ماہ

صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لا کر ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

تفصیلی شرائط نظر ثانی شدہ شیڈول پلان اور دیگر کوائف زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی اور ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ برائے ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۶ ستمبر سے پہلے پہلے ڈویژنل کیش ماسٹر ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں ظاہر کرنے چاہئیں۔ کسور پر مشتمل شرح مسترد کر دیئے جائیں گے۔

ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ تمام لیبر اور میٹریل کا ریٹ درج کریں اور ٹنڈر داخل کرنے سے قبل اصل موقعہ کا معائنہ کر کے کام کی اصل نوعیت کے بارہ میں تسلی کر لیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) سید رفیق شاہ صاحب کارکن دفتر آبادی چند روز سے بخار، ضعف اور درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد ربوہ)

(۲) بندہ کا بھتیجا ارشد محمود احمد کافی دنوں سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد احسن ہیڈ ماسٹر ڈی سی مڈل سکول چک ۳ ضلع گجرات)

واقفِ زندگی طلبہ متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل امیدواران واقف زندگی طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۲۹۔ اگست بروز منگل بوقت سات بجے صبح دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں انٹرویو بورڈ کا اجلاس ہو رہا ہے اس لئے جملہ امیدواران واقفین انٹرویو کے لئے وقت مقررہ پر حاضر ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

۱۔ خلیفہ صباح الدین صاحب ابن خلیفہ صلاح الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔

۲۔ منظور احمد صاحب بھٹی ابن محمد رمضان صاحب چک ۲۲۷ ماڑی ضلع ملتان

۳۔ بشارت الرحمٰن صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب سب ڈویژنل ریڈر۔ کینال کالونی دیپالپور ضلع منٹگمری۔

۴۔ مجید اللہ خان صاحب ابن محمد عمر خان صاحب پاٹھی اندر پہاڑ سلیمان P.O جھوک بودو تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

۵۔ منیر احمد صاحب ابن بشیر محمد صاحب چک $\frac{6}{11.L}$ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔

۶۔ مبارک احمد صاحب ابن فیض احمد صاحب ملیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات

۷۔ بشارت احمد صاحب ابن محمود احمد صاحب ملکیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔

۸۔ غلام رسول صاحب خطیب ابن غلام مرتضیٰ صاحب پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور حال مہمان خانہ ربوہ۔

۹۔ ظہور احمد صاحب ابن چوہدری اقبال احمد صاحب باجوہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۔ محمد نواز صاحب ابن چوہدری لعل دین صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۱۔ ظفر احمد صاحب ابن مستری گلزار احمد صاحب چاہ شبخواہ $\frac{357}{W.B}$ ضلع ملتان۔

۱۲۔ عبدالسلام صاحب ابن عبدالمجید صاحب تاروا ضلع کمیلا مشرقی پاکستان۔

۱۳۔ مرزا نصیر احمد صاحب ابن مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیح والے معرفت طاہر احمد صاحب لاہور چھاؤنی۔

۱۴۔ مبشر احمد صاحب ابن مستری فضل کریم صاحب قریشی مکان نمبر ۱۲ گلی نمبر ۱۲ محلہ جانی شاہ چاہ میراں لاہور۔

۱۵۔ مبشر احمد صاحب ابن صوفی محمد الدین صاحب نمک ڈیلر بدوملہی۔

۱۶۔ عبدالرشید صاحب ایاز ابن عبدالعزیز صاحب چک $\frac{100}{F}$ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

۱۷۔ پیرزادہ شاہد کلیم صاحب ابن پیرزادہ محمود الحسن صاحب ۳۷۔L گمٹی بازار لاہور۔

۱۸۔ پیرزادہ امداد نعیم صاحب ابن پیرزادہ محمود الحسن صاحب ۳۷۔L گمٹی بازار لاہور

۱۹۔ سرفراز احمد صاحب ابن چوہدری نور احمد صاحب مرحوم چک $\frac{96}{ج ب}$ براستہ بچاآنا ضلع لائلپور۔

۲۰۔ حمید اللہ صاحب ابن ماسٹر رحمت اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

۲۱۔ محمد اشرف صاحب ابن مختار احمد صاحب کوٹیرپالں آزاد کشمیر حال مہمان خانہ ربوہ

۲۲۔ مشتاق احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر سیدوالہ ضلع شیخوپورہ۔

۲۳۔ محمد دین صاحب ناز ابن ماسٹر احمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول جوہر آباد

۲۴۔ قاضی خلیل الحمد صاحب صدیقی ابن قاضی محمد صادق صاحب 169 فلیمنگ روڈ محلہ ولی اللہ نزد لاہور ہوٹل لاہور

۲۵۔ سلطان احمد صاحب ابن ناصر احمد صاحب بمقام نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ۔

۲۶۔ انتی راحمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب بھوڈی ملیاں ڈاکخانہ بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

۲۷۔ محمد حیات صاحب نصرت پوتا چوہدری عطا محمد صاحب چک $\frac{129}{ای۔بی}$ ضلع منٹگمری

۲۸۔ محمد اسحٰق صاحب ابن محمد ابراہیم صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

۲۹۔ میر عبدالرشید صاحب ابن میر اللہ بخش صاحب تسنیم ملونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

۳۰۔ رحمت خاں صاحب ولد عمر بخش صاحب چوکن نوالی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات۔

۳۱۔ سعید احمد صاحب ابن چوہدری خوشی محمد صاحب نمبردار کوٹ لگے شاہ ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ ضلع گجرات۔

۳۲۔ مبشر احمد صاحب پرویز ابن غلام نبی صاحب مرحوم ۱۶۶ مرمراد ضلع بہاولنگر

۳۳۔ محمد اسحٰق صاحب خادم سلیم پور ڈاکخانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ۔

۳۴۔ صفی الرحمان صاحب خورشید ابن حنیف سنوری صاحب لال حویلی اکبری منڈی لاہور

۳۵۔ محمد افضل صاحب ابن محمد رمضان صاحب مرحوم C/O حکیم محمد عبداللطیف صاحب حافظ آباد

۳۶۔ محمد اسلم خان صاحب ابن عبدالستار صاحب چاہ چوگی والہ ڈاکخانہ ساہیوال ضلع سرگودہا۔

۳۷۔ مولوی نصیر احمد صاحب شاد سٹور کیپر ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

۳۸۔ عبدالغفار صاحب برادر محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید بہاولپور۔

۳۹۔ ظہور احمد صاحب ابن مولوی رحیم بخش صاحب چک $\frac{92}{ایم۔ایل}$ ڈاکخانہ کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

۴۰۔ انیس احمد صاحب ابن عبدالغفار صاحب جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔

درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب رانجھا ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ ان کی حالت بزرگوں کی دعاؤں سے اب خطرہ سے باہر ہے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درد مندانہ التماس ہے۔ (خاکسار خواجہ محمد عبداللہ خواجہ دستیوران دہوچ)

دعائے نعم البدل

میری نواسی عزیزہ نعیمہ خالدہ بنت مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور بعمر گیارہ ماہ $\frac{8}{61}$ ۲۲ بروز منگل بوقت ایک بجے دوپہر بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ایک ماہ بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ (عبدالرحمٰن انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

لیڈر

بقیہ صـ۲

بارہ میں حضرت سید احمد سرہندی کا قول مشہور ہے۔ اس لئے آج اس امر کی ضرورت ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت آپ کی "شان احمدیت" کے نقطۂ نظر سے لکھی جائے۔ اور آپ نے زندگی کے ہر پہلو میں جو مکارم اخلاق کا معیار قائم کیا ہے اسکو بنیاد بنا کر آپ کی حیاتِ مقدسہ تحریر کی جائے اور دنیا کی تمام بنیادی اور اہم زبانوں میں اسکے تراجم وسیع پیمانہ پر شائع کئے جائیں۔

دراصل جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان جمالی کے ہتھیاروں سے دنیا کے دلوں کو فتح کرے۔ اس لئے یہ کام جماعت احمدیہ کے اہل علم حضرات کا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی اور آپ کے خلفاء کی توجیہات کی راہنمائی میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو دنیا میں پیش کریں۔ احمدیت کا مطلب ہی آپ کی شان جمالی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہی اس لئے ہوئی ہے کہ آپ کی شان جمالی کو اجاگر کیا جائے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲